جلد ۵۲/۱۷ | ۵ فتح ۱۳۴۲ ہش ، ۱۷ رجب ۱۳۸۳ھ ، ۵ دسمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۴ دسمبر بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ البتہ شام کے وقت کچھ بے چینی ہو گئی۔ رات بھی بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت ویسی ہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان کچھ پچھلے دنوں بہت بیمار رہے ہیں۔ اب پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے۔ لیکن کمزوری زیادہ ہے۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مجلس انصار اللہ کا مالی سال

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے اراکین عہدیداران سے تعاون فرماتے ہوئے اپنے بقایاجات جلد ادا فرمائیں تاکہ آپ کی مجلس بقایادار دل میں شامل نہ ہو جائے۔

(قائد مال انصار اللہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن فراست کے ساتھ اپنے نفس کا چابک سوار ہوتا ہے

خدا کی طرف سے اس کو نور ملتا ہے جس سے وہ راہ پاتا ہے

"مجھے کامل یقین ہے کہ میری جماعت میں نفاق نہیں ہے اور میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں ان کی فراست نے غلطی نہیں کی اس لئے کہ میں درحقیقت وہی ہوں جس کے آنے کو ایمانی فراست نے ملنے پر متوجہ کیا ہے اور خدا تعالیٰ گواہ اور آگاہ ہے کہ میں وہی صادق اور امین اور موعود ہوں جس کا وعدہ لوگوں کو ہمارے سید و مولیٰ صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دیا گیا تھا مگر جنہوں نے مجھ سے تعلق پیدا نہیں کیا وہ اس نعمت سے محروم ہیں۔ فراست گویا ایک کرامت ہے۔ یہ لفظ فراست بفتح الف بھی ہے اور بکسر الف بھی۔ زبر کے ساتھ اس کے معنی ہیں گھوڑے پر چڑھنا مومن فراست کے ساتھ اپنے نفس کا چابک سوار ہوتا ہے۔ خدا کی طرف سے اس کو نور ملتا ہے جس سے وہ راہ پاتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ۔ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور اللہ سے دیکھتا ہے۔ غرض ہماری جماعت کی فراست حقہ کا بڑا ثبوت یہ ہے، کہ انہوں نے خدا کے نور کو شناخت کیا۔" (الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۰ء)

ضروری اعلان

برائے والنٹیرز بموقعہ جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے ہی میسر آ سکیں۔ اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے افراد سے ۲۵ فیصدی افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوا دیں جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کر دیں تاکہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔"

تمام زعماء انصار اللہ اور قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنے اپنے دفاتر مرکزیہ میں والنٹیرز کے نام بھجوا دیں۔

احباب بجائے انفرادی طور پر بھجوانے کے زعماء انصار اللہ اور قائدین خدام الاحمدیہ کی معرفت ہی اپنے نام بھجوائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

دعوت ولیمہ

ربوہ ۴ دسمبر۔ کل مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز سہ شنبہ بوقت چار بجے شام محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے اپنے فرزند اکبر صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی دعوت ولیمہ کے سلسلہ میں وسیع پیمانے پر چائے پارٹی کا اہتمام کیا۔ صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کی تقریب شادی صاحبزادی سیدہ امۃ الحلیم صاحبہ سلمہا بنت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ یکم دسمبر ۱۹۶۳ء کو عمل میں آئی تھی۔

دعوت میں جس کا اہتمام دفاتر تحریک جدید کے عقبی لان میں بہت سلیقے اور نظافت کے ساتھ کیا گیا تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد کے علاوہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، دفاتر تحریک جدید کے بلا استثناء جملہ افسران کارکنان اور عملہ کے دیگر ارکان تعلیمی ادارہ جات کے بعض ممبران اسٹاف صدر انجمن کے ناظر صاحبان و افسران صیغہ جات امراء صاحبان اضلاع اور متعدد دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔

دعوت کے اختتام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اسے اپنے فضل سے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ دسمبر ۶۳ء

اجتہاد کے دروازہ کو بند نہ کیا جائے

صدر مملکت جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے بہاولپور میں اسلامی یونیورسٹی کے افتتاح کے موقعہ پر فرمایا ہے کہ:۔

اجتہاد کے دروازے کو بند نہ کیا جائے اور فکر و نظر کی راہوں پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے۔

اس بناء پر مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مجلس شوریٰ نے ایک قرارداد پاس کی ہے چنانچہ ہفت روزہ الاعتصام نے اس قرارداد کا متن شائع کر کے کہا ہے :۔

"قرارداد کا مقصد یہ ہے کہ صدر کی اس تقریر کی روشنی میں اسلامی قانون کا مسئلہ حل ہونا چاہیئے۔

بعض لوگ اندر ہی اندر یہ ایک مہم چلا رہے ہیں کہ اس ملک میں ایک خاص مسلک کے حاملین کی اکثریت ہے اس لئے قوانین کے بارہ میں اسی مسلک کو پیش نگاہ رکھا جائے۔

صدر کی اس تقریر کی روشنی میں ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ یہ معاملہ بدرجہ غایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ ملک مختلف مسالک کے حاملین کی مسلسل کوشش سے معرض وجود میں آیا ہے اور اس میں کئی فقہی مکاتب کے حاملین آباد ہیں اسلئے قانون کے سلسلہ میں ان تمام لوگوں کی رعایت رکھنا ضروری ہے۔ اس ضمن میں قرارداد کے یہ الفاظ بے حد توجہ طلب ہیں کہ

اور ایک عظیم اسلامی مملکت کے لئے ایسا جامع اور وسیع قانون بنایا جائے جو ...... ملک کے مختلف مکاتب فکر کے لئے بھی اطمینان کا موجب ہو۔

اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہمارے ارباب حکومت اور اصحاب اختیار اپنے فکر و نظر کی حدوں کو کسی ایک خاص دائرہ میں محدود و مقید نہ کر لیں بلکہ اس میں یہاں تک وسعت پیدا کریں کہ ائمہ اربعہ اور باقی ائمہ سنن (رحمہم اللہ) ..... کی فقہیات ان کے زیر نظر رہیں۔ ــــ وہ یہ اہتمام کریں ــــ کہ مسائل کا اصل ماخذ ــــ کتاب و سنت ــــ کو قرار دیا جائے ..... اگر اس بنیادی مسئلہ سے فرار اور گریز کی راہ تلاش کی گئی اور معاملہ کو ایک خاص حلقہ اور مخصوص زاویہ فکر کو سامنے رکھ کر موضوع غور و فکر ٹھہرایا گیا تو یہ صحت مندانہ نظریہ سے سراسر انحراف ہو گا ــ اور اجتہاد کے دروازوں کو جنہیں ائمہ حدیث نے فہم و مسائل میں ہمیشہ کھلا رکھا ہے اور صدر مملکت نے جس کی تائید کی ہے بند کر دینے کے مترادف ہو گا۔"

(الاعتصام لاہور ۲۹ نومبر ۱۹۶۳ء)

اس کے بعد الاعتصام لکھتا ہے :۔

"لیکن اجتہاد کے معاملہ میں یہ چیز بھی ذہن و فکر سے اوجھل نہیں ہونی چاہیئے کہ اس سلسلہ میں انہیں اصولوں اور قاعدوں کو سامنے رکھا جائے جو اس باب میں متعین کئے گئے ہیں۔ یہ مسئلہ جہاں انتہائی اہم ہے وہاں بے حد نازک بھی ہے اس میں ذرا سی لغزش معاملہ کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے۔ اس مسئلہ کا سلجھاؤ ہر شخص کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے اور ہر ایک کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ اجتہاد سے کام لیتا اور اس مقدس نام سے اسلام کا حلیہ بگاڑتا پھرے۔" (ایضاً)

پھر مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے :۔

"مسند اجتہاد بہت ہی اونچی مسند ہے اس پر وہی شخص فائز ہونے کی اہلیت رکھتا ہے جو کتاب و سنت حدیث و فقہ اور صحابہ و ائمہ کرام کی آراء و مسالک پر پورا عبور رکھتا ہو۔ اور مسائل کے اخذ و استنباط کی تمام بنیادی صلاحیتوں سے مالا مال ہو۔ ہر منکر حدیث اور ہر ناقد قرآن و سنت کو اس مسند بلند کے سوا نے کی اجازت نہیں دی جا سکتی اور یہ برداشت نہیں کیا جا سکتا کہ اجتہاد کے دروازے ان لوگوں کے لئے کھول دئے جائیں جنہوں نے صحابہ کرام اور ائمہ حدیث و فقہ پر تنقید کو اپنے لئے فرض ٹھہرا رکھا ہے اور بدقسمتی سے یہ مسئلہ آج کل کچھ اسی ذہنیت کے لوگوں کا موضوع سخن بنا ہوا ہے۔"

(ایضاً)

آخر میں الاعتصام تحریر کرتا ہے :۔

"صاف اور واضح بات یہ ہے کہ مسئلہ اجتہاد کے سلسلہ میں وہی حضرات کام آ سکتے ہیں اور انہیں کی رائے معتبر ہو سکتی ہے جو مسلک محدثین کے پیرو اور حدیث و فقہ ... کی جزئیات و تفصیلات پر نظر رکھتے ہیں۔ یہ حضرات فکری اور ذہنی طور پر جمود و تعطل سے دور ہیں اور پیش آئند مسائل میں براہ راست کتاب و سنت کو ماخذ گردانتے ہیں۔ مختلف مسائل کے فہم اور ترتیب قوانین میں یہ اہل علم بہترین خدمات انجام دے سکتے ہیں۔"

اس آخری اقتباس نے اجتہاد کو صرف اہل حدیث اہل علم حضرات تک محدود کرنے کی کوشش کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ کام صرف اہل حدیث حضرات ہی کر سکتے ہیں۔ اگرچہ یہاں الاعتصام نے اہل حدیث کا کھلم کھلا نام نہیں لیا مگر اس مقالہ کو پڑھنے کے بعد ہر کوئی یہی تاثر لے سکتا ہے کہ اجتہاد کا حق اہل حدیث علماء ہی کو دیا گیا ہے۔ یہی فرقہ دارانہ ذہنیت ہے جو اس کام میں روڑے اٹکاتی ہے اور مسلمان یہ کام نہیں کر پاتے۔ جہاں تک تو احناف کا تعلق تھا الاعتصام وسعت فکر و غور کا حامی تھا جو ایک صحت مندانہ مشورہ سمجھا جا سکتا ہے مگر آخر میں الاعتصام نے پھر اس کو اپنے حق میں محدود کرنے کی کوشش کی ہے۔

الاعتصام کے ایک بنیادی بات کو جس کی وجہ سے صدر مملکت نے نئے اجتہاد کی طرف توجہ دلائی ہے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ موجودہ فکر و نظر کی ترقی کے زمانہ میں نئے علوم نے جو صورت حال پیدا کر دی ہے اس کے نقطۂ نظر سے آج تک فقہ میں جو کام ائمہ کر چکے ہیں اس کا از سر نو جائزہ لیا جائے اس لئے نئے اجتہاد کے لئے صرف قدیم اسلامی علوم ہی میں مہارت کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ آج تک قانون میں جو تحقیقات ہوئی ہے اور ذہنی ارتقاء کے ساتھ جو نتائج پیدا ہوئے ہیں ان کا بھی پورا پورا علم ہونا چاہیئے۔ اس لئے جو لوگ یہ کام کریں وہ صرف قدیم اسلامی علوم پر ہی دسترس نہ رکھتے ہوں بلکہ علوم جدیدہ کے بھی ماہر ہونے چاہئیں۔

تاہم الاعتصام کی یہ بات قابل غور ہے کہ تدوین قانون کسی خاص مکتب فکر کے ساتھ وابستہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اسلام کے وسیع اصولوں کے مطابق ہونا چاہیئے جو پاکستان کے ہر مکتب فکر کو قابل قبول ہو۔ کیونکہ یہ ملک کسی خاص فرقے کی کوششوں سے نہیں بنایا گیا۔ یہاں کسی فرقہ کی اکثریت اور اقلیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ لہٰذا ہم مرکزی جمعیت اہل حدیث کی شوریٰ کی قرارداد کے ان الفاظ کی پوری پوری حمایت کرتے ہیں کہ

"اور ایک عظیم اسلامی مملکت کے لئے ایسا جامع اور وسیع قانون بنایا جائے جو ملک کے مختلف مکاتب فکر کے لئے بھی اطمینان کا موجب ہو۔"

ظاہر ہے کہ اس وقت ممکن ہو سکتا ہے جب تمام فرقوں کے اہل علم حضرات بلا استثناء سر جوڑ کر بیٹھیں اور کسی ایک کو بھی ٹکسال باہر نہ سمجھا جائے۔ اور ایک فرقہ بھی اس بنا پر نظر انداز نہ کیا جائے کہ باقی سب فرقے اس ایک فرقہ کو نہیں چاہتے کیونکہ اگر ایسا کیا جائے گا تو تفریق کی بنیاد تو پہلے ہی رکھی جا چکی گی جس سے سارا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ اگر اکثریت اور اقلیت کے سوال کو شروع ہی میں اٹھا یا جائے گا تو الاعتصام نے جو کچھ کہا ہے کہ تمام فقہی وغیرہ مکاتب کو زیر نظر رکھا جائے اس کی تکمیل ناممکن ہو جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں اگر الاعتصام چاہتا ہے کہ احناف کو وسعت نظری سے کام لینا چاہیئے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ یہ وسعت نظری صرف اہل حدیث تک ہی جائے اور آگے نہ جائے۔ انہیں خود بھی وسعت نظری کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

جھوٹ بولنے کا علمی اور شرعی حق

مولوی کوثر نیازی اپنے ہفت روزہ شہاب میں "کچھ غم دوراں" کے زیر عنوان فرماتے ہیں :۔

"قادیانی امت گذشتہ چار سال سے ایک خوفناک بحران میں مبتلا ہے۔۔۔
۔۔۔ چنانچہ مستقل چندہ دہندگان کی تعداد صرف پانچ ہزار تک رہ گئی ہے۔
اسی طرح جائداد وقف کرنے والوں کی شرح بھی روز بروز گرتی جا رہی ہے۔ الفضل کی اشاعت اڑھائی پونے تین ہزار سے زائد نہیں۔" (شہاب یکم دسمبر ۱۹۶۳ء)

مولوی کوثر نیازی آجکل مولوی مودودی کے منظور نظر شاگرد ہیں اسلئے جھوٹ بولنا ان کا علمی اور شرعی حق ہے اسلئے ہمیں اس کا بالکل تعجب نہیں ہے چنانچہ مودودی صاحب فرماتے ہیں :۔

"راست بازی و صداقت شعاری اسلام کے اہم ترین اصولوں میں سے ہے اور جھوٹ اس کی نگاہ میں ایک بدترین برائی ہے لیکن عملی زندگی کی بعض ضرورتیں ایسی ہیں جن کی خاطر جھوٹ کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ بعض حالات میں اس کے "وجوب" تک کا فتویٰ دیا گیا ہے۔"

(ترجمان القرآن مئی ۱۹۵۸ء)

کوثر نیازی صاحب بتائیں کہ وہ کیا ضرورت تھی جس کی وجہ سے انہیں مودودی صاحب کے اس فتویٰ کی پناہ لینی پڑی ہے +

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی حیاتِ مقدسہ پر ایک نظر

سنہ ۱۹۲۷ء سے سنہ ۱۹۳۳ء تک

آپ کی عظیم الشان خدماتِ سلسلہ اور مسلسل دینی جہاد

مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط سوم

پہلے بتایا جاچکا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت نظارت تعلیم و تربیت کا کام دوبارہ آپ کے سپرد کیا گیا۔ اس اہم کام کو سرانجام دینے کے لئے جہاں آپ نے اس امر پر زور دیا کہ جن جماعتوں میں ابھی تک سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر نہ ہوں وہ فوری طور پر اپنا سیکرٹری مقرر کرکے مرکز میں اطلاع دیں وہاں آپ نے تربیت سے تعلق رکھنے والے مختلف شعبوں کی نگرانی کے لئے ایک تفصیلی سوال نامہ مرتب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ تمام امور انسپکٹر تعلیم و تربیت کو اپنے دورہ میں ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ یہ سوالات جن سے ہر جماعت کی تربیتی مساعی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۲۷ء میں آپ نے شائع فرما دیئے۔

مئی ۱۹۲۷ء میں آپ نے نظارت تعلیم و تربیت کے کام کے ساتھ ساتھ ناظر اعلیٰ کے فرائض بھی سرانجام دینے شروع فرما دیئے۔ (الفضل ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء)

مئی ۱۹۲۷ء میں نظارت بہشتی مقبرہ نے توسیع مقبرہ بہشتی کی تحریک شائع فرمائی اور اس غرض کے لئے افراد جماعت سے دو ہزار روپیہ کی اپیل کی۔ حضرت میاں صاحب نے خود بھی اس میں حصہ لیا اور چندہ مرحمت فرمایا (الفضل ۱۰ جون ۱۹۲۷ء ص۲)

جولائی ۱۹۲۷ء میں آپ نے تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن قادیان کی تحریک پر اپنی اور اپنے سب خاندان کی طرف سے" اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لاج" کے لئے دو کنال زمین مرحمت فرمائی (الفضل ۱۶ اگست ۱۹۲۷ء ص۱)

اگست ۱۹۲۷ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ شملہ تشریف لے گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی اس سفر میں حضور کے ساتھ رہے۔ (الفضل ۱۹ اگست ۱۹۲۷ء)

دسمبر ۱۹۲۷ء میں آپ نے "سیرت المہدی" کا حصہ دوم شائع فرمایا جو ۱۹۱ صفحات پر مشتمل تھا۔ اسی طرح دسمبر ۱۹۲۷ء میں ہی آپ کی نئی تصنیف "ہمارا خدا" بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے شائع کی یہ کتاب ۲۷۱ صفحات پر مشتمل تھی۔

مارچ ۱۹۲۸ء میں بحیثیت ناظر تعلیم و تربیت آپ نے اس امر کی پُرزور تحریک فرمائی کہ دوستوں کو اپنے گھروں میں بھی قرآن شریف اور حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری کرنا چاہیئے اور یہ درس خاندان کے بزرگ کی طرف سے دیا جانا چاہیئے۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ اس درس کے لئے

"بہترین وقت صبح کی نماز کے بعد کا ہے لیکن اگر وہ مناسب نہ ہو تو جس وقت بھی مناسب سمجھا جائے۔ اس کا انتظام کیا جائے۔ اس درس کے موقعہ پر گھر کے سب لوگ مرد عورتیں لڑکے لڑکیاں بلکہ گھر کی خدمت گاریں بھی شریک ہوں اور بالکل عام فہم سادہ طریق پر دیا جائے اور درس کا وقت بھی پندرہ بیس منٹ سے زیادہ نہ ہو تا کہ طبائع میں ملال نہ پیدا ہو۔ اگر ممکن ہو تو کتاب کے پڑھنے کے لئے گھر کے بچوں اور ان کی ماں یا دوسری بڑی مستورات کو باری باری مقرر کیا جائے اور اس کی تشریح یا ترجمہ وغیرہ گھر کے بزرگ کی طرف سے ہو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس قسم کے خانگی درس ہماری جماعت کے گھروں میں جاری ہو جائیں تو علاوہ علمی ترقی کے یہ سلسلہ اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کے لئے بھی بہت مفید و بابرکت ہو سکتا ہے۔"

(الفضل ۱۶ مارچ ۱۹۲۸ء)

مارچ ۱۹۲۸ء میں ہی جب سائمن کمیشن لاہور پہونچا تو جماعت احمدیہ کے معززین کا ایک وفد اس کی ملاقات کے لئے گیا۔ اس وفد میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شریک ہوئے (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء)

۲۱ جون ۱۹۲۸ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ تو حضور نے اپنے بعد پہلی مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقامی امیر مقرر فرمایا (الفضل ۲۶ جون ۱۹۲۸ء)

آپ کو ان امارت کے ایام میں بڑی سختی کے ساتھ اس امر کا احساس ہوا کہ قادیان کے منصب امارت کے متعلق جماعت میں بعض احباب کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ قادیان کے امیر کو وہی یا قریباً قریباً وہی اختیارات حاصل ہیں جو خلیفۂ وقت کو خدا کی طرف سے حاصل ہیں۔ چنانچہ آپ نے "مقامی امیر کی پوزیشن" کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا اور اس امر کی وضاحت فرمائی کہ گو یہ درست ہے کہ مقامی امیر اپنے حلقہ میں خلیفۂ وقت کا قائمقام ہوتا ہے مگر اس کی پوزیشن ایسی ہی ہے جیسی کہ دوسرے مقامات کے مقامی امیروں کی ہوتی ہے۔ گو اس میں شک نہیں کہ مرکز کی اہمیت کی وجہ سے اس کی ذمہ داری دوسرے امراء سے زیادہ ہے لیکن بہرحال وہ ایک مقامی امیر ہے۔ اسے کوئی زائد اختیار یا زائد رتبہ دوسرے مقامی امیروں پر حاصل نہیں ہے (الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۸ء ص۷)

ستمبر ۱۹۲۸ء کے آخر میں سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم لکھنے کے لئے آپ کو نظارت تعلیم و تربیت کے کام سے فارغ کر دیا گیا اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو ناظر تعلیم و تربیت مقرر کر دیا گیا۔ (الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

مارچ ۱۹۲۹ء میں جب مجلس شوریٰ میں مختلف نظارتوں کی طرف سے سالانہ کارگزاری کی رپورٹیں پیش ہوئیں تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی اپنے کام کی رپورٹ پیش کی اور اس میں تحریر فرمایا کہ

"ابتداء جس طرح میں نے اس کام (یعنی سیرۃ خاتم النبیین کے کام) کو شروع کیا تھا وہ رنگ اور تھا اور اب اور ہے۔ اس وقت میں نے اپنی رائے اور خیال سے اپنی ذاتی ذمہ داری کی بناء پر ریویو آف ریلیجنز کے نمبروں میں سیرۃ خاتم النبیین کے متعلق "ہمارا آقا" کے عنوان کے ماتحت ایک سلسلہ مضامین شروع کیا تھا۔ اس سلسلہ مضامین کا مقصد زیادہ تر یہ تھا کہ مسلمان نوجوانوں کے واسطے ایک سادہ اور عام فہم رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح جمع کر دیئے جائیں۔ اور سیرت کا پہلا حصہ اسی مقصد کے ساتھ شائع کیا گیا لیکن اب حالات مختلف ہیں۔ اول تو اب یہ کام میرے سپرد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کی طرف سے کیا گیا ہے اور دوسرے اب یہ تصنیف محض طلباء اور نوجوان طبقہ کے لئے مقصود نہیں بلکہ سب کے لئے اور خصوصاً غیر مذاہب والوں کے واسطے مقصود ہے ان وجوہات کی بناء پر ظاہر ہے کہ اب اس کام کی اہمیت اور ذمہ داری بہت زیادہ ہو گئی ہے اور اسی لئے طبعاً اب کام کی رفتار پہلے جیسی نہیں رہی۔ کیونکہ اب مجھے اپنا ہر قدم زیادہ غور و فکر کے بعد اٹھانا پڑتا ہے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء ص۲۶۵)

۱۹ دسمبر ۱۹۲۸ء کو چونکہ پہلی دفعہ امرتسر سے قادیان کے لئے ریل روانہ ہونی تھی۔ اس لئے قادیان سے بہت سے مرد عورتیں اور بچے امرتسر پہنچ گئے تا کہ وہ اس پہلی گاڑی میں سفر کر سکیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے اہل بیت بھی تشریف لے گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی اپنے اہل بیت کے ہمراہ امرتسر گئے اور تمام دوست حضور کی معیت میں پہلی گاڑی پر قادیان پہونچے۔ (الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۸ء)

اگست ۱۹۲۹ء میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سرینگر (کشمیر) تشریف لے گئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بھی ان دنوں تبدیلی آب و ہوا کے لئے کشمیر تشریف رکھتے تھے (الفضل ۲۳ اگست ۱۹۲۹ء)

جون ۱۹۳۰ء میں اخبار "ٹریبیون" میں کسی بدباطن نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے انتقال کی جھوٹی خبر شائع کرا دی۔ جس سے تمام ممالک کے احمدیوں میں غم و اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی اور انہوں نے دریافت حالات کے لئے مرکز میں تار بھجوانے شروع کر دیئے۔ اس موقعہ پر مولوی محمد علی صاحب نے بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ہمدردی کا تار ارسال فرمایا۔ اور جب آپ نے انہیں جواب دیا کہ وفات کی خبر بالکل جھوٹ ہے حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں تو مولوی محمد علی صاحب نے آپ کو خط لکھا کہ

"خدا کا شکر ہے کہ یہ خبر غلط نکلی اس سے پہلے اخبار ٹریبیون سے بھی معلوم ہو گیا تھا کہ غلط خبر محض کسی شخص کی شرارت کا نتیجہ تھی افسوس ہے کہ لوگ اس قسم کی کمینہ کارروائیوں سے دوسروں کو تکلیف میں ڈالتے ہیں۔"

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۰ء ص۲)

۸ اپریل ۱۹۳۱ء کو وائسرائے ہند لارڈ اردن کی خدمت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ مضمون جو "تحفہ لارڈ اردن" کے نام سے چھپا ہوا ہے وائسرائے ہیگل لاج میں پیش کیا گیا اس مضمون کا انگریزی میں مولانا عبدالرحیم صاحب درد نے ترجمہ کیا تھا اور ترجمہ کی نظر ثانی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمائی۔

(الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۳۱ء صا)

صدر انجمن احمدیہ کے قواعد وضوابط ابھی تک یکجائی صورت میں جمع نہیں تھے۔ صدر انجمن احمدیہ نے ان قواعد کو جمع کرنے کا کام ایک کمیٹی کے سپرد کیا جس کے ممبر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور حضرت مرزا محمد شفیع صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ تھے اس کمیٹی نے مئی ۱۹۳۱ء میں قواعد کا مجموعہ تیار کر کے انجمن میں اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ یہ مجموعہ مختلف مراحل میں سے گذرنے کے بعد ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا۔ آخری نظر ثانی بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ہی فرمائی۔ (الفضل ۱۹ مئی ۱۹۳۱ء و ٹائیٹل قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ)

جولائی ۱۹۳۱ء میں جب مسلمانان کشمیر کی آزادی کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم ہوئی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے ان کی آزادی کے لئے جدوجہد شروع فرمائی تو اس وقت حضور نے قادیان میں ایک پبلسٹی کمیٹی قائم کی جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شریک تھے۔

(الفضل ۸ اگست ۱۹۳۱ء)

اور عملی طور پر حضور نے اپنے اکثر سفروں میں جو تحریک کشمیر کے سلسلہ میں کیے گئے آپ کو اپنے ساتھ رکھا۔ چنانچہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو لاہور میں ہوا جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شریک ہوئے۔

(الفضل ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء)

نومبر ۱۹۳۱ء میں حضور معاملات کشمیر کے سلسلہ میں لاہور تشریف لے گئے تو اس سفر میں بھی حضور آپ کو اپنے ساتھ لے گئے۔

(الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء)

خود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضور کے ان سفروں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "سلسلہ احمدیہ" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ان ایام میں حالات نے اس قدر جلدی جلدی پلٹا کھایا کہ جیسے ایک تیز رو فلم کی تصویریں سینما کے پردے پر دوڑتی ہیں۔ اور خود حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ حال تھا اور یہ میں اپنا ذاتی مشاہدہ بیان کرتا ہوں کیونکہ میں اکثر موقعوں پر آپ کے ساتھ رہا کہ آپ اس عرصہ میں گویا ہر وقت پا در رکاب تھے۔ آج یہاں ہیں تو کل لاہور، اور پرسوں دلی اور اترسوں وزیرآباد اور اگلے دن سیالکوٹ اور پھر راولپنڈی اور پھر ایبٹ آباد اور پھر اس سے پرے کشمیر کی سرحد پر اور پھر کہیں اور۔ غرض ایک مسلسل حرکت تھی جس میں مختلف لوگوں سے ملنا، کشمیر سے آنیوالے لیڈروں کی رپورٹ سننا اور ہدایات دینا، کشمیر کمیٹی کے جلسے کروانا، پریس میں رپورٹیں بھجوانا ریاست اور گورنمنٹ کے افسروں سے ملاقات کرنا کرانا وغیرہ ہر قسم کا کام شامل تھا۔"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۴۰۲)

اسی سال اگست ۱۹۳۱ء میں آپکی مشہور تصنیف سیرۃ خاتم النبیین کا حصہ دوم ۵۶۲ صفحات پر مشتمل شائع ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء کو جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں نے اس کا بہت سا حصہ دیکھا ہے۔ اس کے متعلق مشورے بھی دیئے ہیں اور جہاں مجھے شدید اختلاف ہوا ہے وہاں میں نے اصلاح بھی کرائی ہے میں سمجھتا ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جتنی سیرتیں شائع ہو چکی ہیں ان میں سے یہ بہترین کتاب ہے اردو سیرتوں سے ہی نہیں بلکہ بعض لحاظ سے عربی سیرتوں کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں کہ کوئی ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی کیونکہ اس تصنیف میں ان علوم کا بھی پرتو ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہوئے"

(الفضل ۷ جنوری ۱۹۳۲ء صا)

۱۹۳۲ء کے شروع میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نظارت تالیف وتصنیف میں "قائم مقام ناظر تالیف وتصنیف" کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔" (رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ از یکم مئی ۱۹۳۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۳۲ء ص۸۵)

۲۵ اپریل ۱۹۳۲ء کو حضرت امیر المومنین نے اپنے مقام واقعہ محلہ دارالانوار کی بنیاد رکھی تو پہلے حضور نے جنوب کی طرف پانچ اینٹیں بطور بنیاد رکھیں اور پھر شمالی مغربی طرف پہلے ایک اینٹ خود رکھی اور چار اینٹیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت سید ناصر شاہ صاحب اور حضرت پیر افتخار احمد صاحب سے رکھوائیں۔ اسی دن نو بجے کے قریب حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کا افتتاح فرمایا جو مسجد اقصیٰ کی قریبی عمارت میں منتقل کیے گئے تھے۔ اس موقعہ پر الفضل نے لکھا:۔

"پرانی عمارت کی درستی اصلاح اور دفاتر کی ترتیب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنا بہت سا وقت صرف فرمایا اور تمام کام آپ کی ہدایات کے ماتحت نہایت عمدگی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ اگرچہ اس عمارت میں سب سے پہلے حضرت میاں صاحب موصوف کا ہی دفتر آیا تھا اور اس وقت آیا تھا جبکہ عمارت نہایت خستہ حالت میں تھی اور پھر عمارت کی مرمت اور آراستگی کا سارا کام آپ نے ہی کرایا لیکن جب دفاتر کو اس میں منتقل کیا گیا تو آپ نے اپنے لئے ناظر صاحب اعلےٰ کا پہلا دفتر پسند فرمایا"

(الفضل ۲۸ اپریل ۱۹۳۲ء)

۳۰ جون ۱۹۳۲ء کو آپ نے اعلان فرمایا کہ میں اب سیرۃ المہدی حصہ سوم کی تالیف کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اگر سیرۃ المہدی کی تصنیف کو زیادہ مفید بنانے کے لئے کوئی تجویز ہو تو اس سے مطلع فرمائیں نیز اگر ان کی رائے میں سیرت کے حصہ اول و دوم میں کوئی بات قابل تشریح ہو یا کوئی نقص یا کمزوری ہو جس کے دور کرنے کی ضرورت ہو تو اس سے بھی اطلاع دیں۔

(الفضل ۲۳ جون ۱۹۳۲ء)

۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو صدر انجمن احمدیہ کے مرکزی دفاتر اور صیغہ جات کے تمام کارکن احمدیہ کور کی یونیفارم پہن کر دفاتر میں آئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب بھی مجوزہ یونیفارم پہنے ہوئے تھے۔

(الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۳۲ء)

۱۸ ستمبر کو جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس میں داخل ہونے والے امیدواروں کو منتخب کرنے کے لئے ایک کمیشن نے اُن کا امتحان لیا جس کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تھے۔

(الفضل ۲۰ ستمبر ۱۹۳۲ء)

۳۰ دسمبر ۱۹۳۲ء کو ایک مشہور ہندوستانی ہوا باز مسٹر چاولا اپنے ہوائی جہاز پر لاہور سے قادیان آئے اور سٹیشن کے پاس کھلے میدان میں اترے۔ چاولہ صاحب نے حضرت صاحب سے درخواست کی کہ حضور جہاز میں کچھ دیر پرواز فرمائیں چنانچہ حضور یکم جنوری ۱۹۳۳ء کو سٹیشن کے پاس کھلے میدان میں تشریف لے گئے جہاں مردوں اور عورتوں کا ایک بہت بڑا ہجوم جمع تھا۔ جہاز نے تین دفعہ پرواز کی۔ پہلی دفعہ اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سوار ہوئے دوسری دفعہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور سیدہ امۃ القیوم صاحبہ نے پرواز کی اور تیسری دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ پرواز کی

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۳ء)

فروری ۱۹۳۳ء میں چونکہ درد صاحب مرحوم جو تعلیم وتربیت کے ناظر تھے بطور مبلغ ولائت تشریف لے گئے اس لئے ۵ فروری سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو پھر ناظر تعلیم وتربیت مقرر کر دیا گیا۔ (سردست یک حضرت میاں صاحب (رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ از یکم مئی ۱۹۳۲ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء)

درد صاحب مرحوم کے انگلستان جانے پر ۲ فروری کو بعض طلباء اور اساتذہ کی طرف سے بعض ناگوار حرکات کا ارتکاب ہوا جس پر حضور نے ۴ فروری سے اس معاملہ کی بذات خود تحقیق شروع فرمائی اور اپنے ساتھ بطور مشیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو رکھا۔ یہ تحقیقات ۱۶ فروری تک جاری رہی۔

(الفضل ۲ مارچ ۱۹۳۳ء ص۳)

مجلس مشاورت منعقدہ ۱۹۳۳ء میں نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے ایک تجویز "احمدیہ یونیورسٹی" کے قیام کے لئے پیش کی گئی اور تبادلہ خیالات کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا کہ نظارت تعلیم وتربیت اس بارہ میں مزید معلومات جمع کرے اور پھر اسکے بعد ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو احمدیہ یونیورسٹی کے متعلق ایک مناسب سکیم پیش کرے تاکہ اس پر غور کیا جاسکے۔ اس کمیٹی میں حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی ممبر نامزد فرمایا تھا مگر جب درد صاحب کے ولایت جانے پر آپ ناظر تعلیم وتربیت مقرر ہوئے تو حضور نے آپکی جگہ چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری کو ممبر بنا دیا (رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ از یکم مئی ۱۹۳۲ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء ص۱۴۹) اس کمیٹی نے آخر جون ۱۹۳۳ء میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ (رپورٹ سالانہ مئی ۱۹۳۳ء تا اپریل ۱۹۳۴ء ص۵۸)

۱۹۳۳ء میں مرزا اکرم بیگ صاحب نے قادیان میں اپنی کچھ مملوکہ زمین فروخت کی تھی اسکے متعلق ان کے لڑکے نے دعویٰ استقراریہ بعدالت سب جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں دائر کر دیا اس مقدمہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شہادت کے لئے تشریف لے گئے اور ۲۵ مئی ۱۹۳۳ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بھی مدعی کے اصرار پر عدالت میں گواہی کے لئے تشریف لے گئے۔ مدعی کے وکیل نے سوال کیا کہ آپ کی جدی جائداد یا اس جائداد کا کوئی حساب کتاب ہے جو آپ خرید تے ہیں حضور نے جواب دیا کہ یہ تمام حساب کتاب

میرے چھوٹے بھائی مرزا بشیر احمد صاحب رکھتے ہیں اس نے دوسرا سوال یہ کیا کہ جس جائداد کے متعلق یہ مقدمہ چل رہا ہے اس کا کوئی حساب کتاب آپ کے پاس ہے آپ نے فرمایا میرے پاس کوئی حساب نہیں مرزا بشیر احمد صاحب کے پاس ہے

(الفضل ۳۰ مئی ۴۳ء)

اگست ۴۳ء میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مقابلہ کے امتحان کی شرکت اور قانون کی تعلیم کی غرض سے ولایت تشریف لے گئے اس موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے انھیں نہایت قیمتی ہدایات سے نوازا جو آج بھی ولایت کا سفر کرنے والوں کو اپنے مدنظر رکھنی چاہئیں یہ ہدایات الفضل ۱۸ اکتوبر ۴۳ء میں شائع ہو چکی ہیں۔

ستمبر ۴۳ء میں آپ چند دن کے لئے پالم پور تشریف لے گئے۔ (الفضل ۷ ستمبر ۴۳ء)

اس سال آپ نے ایک اہم تحریک اصلاح نفس کے لئے جماعت میں یہ تحریک جاری فرمائی کہ جن احباب کو توفیق ملے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء مبارک کے مطابق یہ عہد کر لیں کہ ہم اپنی فلاں کمزوری اس رمضان میں چھوڑ دیں گے اور پھر اس کے کبھی قریب نہیں جائیں گے اس طرح اس رمضان میں ان کی کم از کم ایک کمزوری دور ہو جائے گی آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ جو دوست ایسا عہد کریں وہ نظارت تعلیم و تربیت کو بھی اطلاع دیں تاکہ ان کے نام دعا کے لئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں حضور کی خدمت میں پیش کئے جا سکیں اس تحریک کا خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا اثر ہوا اور ۴۳ء میں ۲۳۶ دوستوں نے اپنی ایک ایک کمزوری چھوڑنے کا عہد کیا یہ تحریک حضرت میاں صاحب موصوف نے آخر تک جاری رکھی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزارہا احباب نے اس سے فائدہ اٹھایا (رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ از یکم مئی ۴۳ء تا ۳۰ اپریل ۴۴ء صفحہ ۱۲)

آپ سے پہلے مدرسہ احمدیہ یا جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کو نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے کوئی سند نہیں دی جاتی تھی مگر ۴۳ء سے آپ نے فیصلہ فرمایا کہ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کو اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی جماعت دہم کے دینیات پاس کرنے والے طلباء کو سندات دی جایا کریں چنانچہ اس کے بعد سندات کا اجراء ہوا۔ اسی طرح امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پاس کرنے والوں کو بھی سندات دی جانے لگیں (رپورٹ مذکورہ بالا صفحہ ۱۳)

قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کی تیاری کا کام حضرت مولوی شیر علی صاحب کے سپرد تھا ۴۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ انگریزی ترجمۃ القرآن پر نظر ثانی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ مل کر کی جائے چنانچہ آپ نے دوسرے فرائض کے علاوہ اس اہم دینی خدمت کو بھی سرانجام دینا شروع کر دیا (رپورٹ مذکورہ بالا صفحہ ۱۶) اسی سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور رؤیا و کشوف کے مجموعہ کی تیاری کے لئے سات ممبران کی ایک کمیٹی قائم فرمائی جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی شریک تھے اس کمیٹی کے سپرد یہ کام تھا کہ تمام الہامات اور رؤیا و کشوف کو مرتب کرتے وقت صحیح طور پر اندراجات کے تمام اصول کو زیر نظر رکھا جائے تاکہ اس مجموعہ کی نہایت صحت کے ساتھ تکمیل ہو سکے۔ عملی طور پر یہ کام فروری ۴۴ء سے شروع ہوا جس میں حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ اور مولوی عبد الرشید صاحب ندوی نے نمایاں حصہ لیا (رپورٹ مذکورہ بالا صفحہ ۶۵)

جماعت احمدیہ کراچی کے پہلے سالانہ تربیتی اجتماع کی مختصر روئداد

اہم دینی مسائل پر علمائے سلسلہ کی پُرمغز تقاریر

مرتبہ مکرم سیکرٹری صاحب اصلاح و ارشاد و اشاعت جماعت احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ کراچی کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع بروز ہفتہ ۲۳ نومبر ۶۳ء بعد نماز مغرب احمدیہ ہال میں شروع ہوا اس میں شرکت کے لیے مرکز سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید تشریف لائے تھے۔

تلاوت قرآن پاک مکرم حافظ محمد شفیع صاحب نے کی جس کے بعد پہلے اجلاس کا افتتاح مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے پہلے جماعت احمدیہ کراچی کا خدام، انصار اور لجنہ اماء اللہ کے الگ الگ اجتماعات ہوتے رہے ہیں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج جماعت احمدیہ کراچی اجتماعی طور پر یہ اجتماع منعقد کر رہی ہے میں اس کا افتتاح سورت فاتحہ سے کرتا ہوں۔ کیونکہ سورۃ فاتحہ کی دعا اپنے اندر اجتماعی رنگ رکھتی ہے۔ مکرم شمس صاحب نے سورۃ فاتحہ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا پیغام زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پہنچا کر انہیں بھی اس نعمت سے بہرہ ور کرنا چاہیئے جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اس مختصر مگر جامع خطاب کے بعد مکرم مولانا شمس صاحب نے عہد نامہ دہرایا۔ اور تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر بلند آواز سے آپ کی قیادت میں عہد دہرایا۔ پھر اجتماعی دعا ہوئی۔ ازاں بعد نسیم احمد خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا نظم کے بعد مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امن عالم" کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی۔

آپ نے امن عالم کے قیام کے لئے قرآن کریم کے بیان کردہ اصول کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے لئے جو پیغام بھیجا وہ سراسر امن و عافیت اور سلامتی کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی امن کے قیام میں صرف ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دی ہے وہ دنیا میں امن کے قیام کا موجب ہوئی۔ اسلام کا توحید کا تصور، بنی نوع انسان میں مساوات، ہر ملک و قوم میں انبیاء کی بعثت کا نظریہ، اور مذہبی آزادی، یہ سب ایسے امور ہیں۔ جو دنیا میں امن قائم کرنے کا موجب ہیں۔ اسلام کے سوا دنیا کا کوئی مذہب، کوئی قانون، کوئی فلسفہ ایسی تعلیم پیش نہیں کرتا جو ساری دنیا میں امن و اتحاد پیدا کر سکے۔

ازاں بعد مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے "اسلام اور موجودہ زمانے کے تقاضے" کے موضوع پر تقریر کی۔ سورۃ کہف کی چند آیات کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا اسلام موجودہ زمانے کے بعض تقاضوں کو تسلیم نہیں کرتا اور بعض کو نہایت احسن طریقے سے پورا کرتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ ہم تقاضہ کا جائز یا ناجائز ہونا پیش نظر رکھیں۔ کیونکہ اگر تقاضہ ناجائز ہے تو اسلام اسے پورا نہیں کرے گا۔ اور اگر کوئی جائز تقاضہ ہے تو اسلام اسے یقیناً پورا کرے گا۔ اسلام نے اپنی تعلیم میں بڑی وسعت اور لچک رکھی ہے تاکہ مختلف اوقات کی ضرورت کے مطابق اسلام سے تعلیم حاصل کی جا سکے مکرم صاحبزادہ صاحب نے موجودہ زمانہ کے تقاضوں کے سلسلہ میں سرمایہ داری اور اشتراکیت کا اقتصادی نظام، بے پردگی کے رجحان اور اخلاقیات پر قومیت کی ترجیح کے بارہ میں خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ اور قرآن کریم کی آیات اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں موجودہ زمانے کے تقاضوں کے بارہ میں اظہار خیال فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ موجودہ زمانے کے سائنسی تقاضوں کو صرف اسلام ہی پورا کر سکتا ہے کیونکہ سائنسی تحقیقات عیسائیت کی تعلیم کے برعکس قرآنی تعلیم کی تائید کرتی ہیں۔

مکرم صاحبزادہ صاحب کی اس عالمانہ تقریر کے بعد مکرم محمد شفیع خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی تھی آپ کی تقریر کا موضوع تھا "حقیقت نبوت" مکرم قاضی صاحب نے نبوت کے لغوی اور اصطلاحی معنوں پر روشنی ڈالی۔

قرآن کریم کی مختلف آیات احادیث نبوی اور صلحائے سابقین کے حوالوں سے ثابت کیا کہ ختم نبوت کا مطلب نبوت کا کمال تامہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی معنوں میں خاتم النبیین ہیں اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے باپ ہیں کیونکہ آپ اس دنیا کی پیدائش کے لئے علت غائی کی حیثیت رکھتے ہیں سورہ جمعہ کی آیت واٰخرین منھم کے مطابق آپ ہی کا غلام آپ ہی کے نور اور فیض سے مستفیض ہو کر امت کی تربیت کرے گا کسی صاحب شریعت نبی کی بعثت نہیں ہو سکتی نہ ہی اس کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت کامل اور دائمی ہے

مکرم قاضی صاحب نے نہایت عالمانہ انداز میں حقیقت نبوت پر روشنی ڈالی اور مدلل رنگ میں اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی

اس اجلاس میں سامعین کی تعداد مستورات سمیت گیارہ سو تھی۔

گمشدہ رقم

مکرم راجہ عبد الرحیم صاحب سیالکوٹ کے ربوہ میں مبلغ ستر روپے (دس دس کے نوٹ) کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو یہ نقدی ملی ہو تو خاکسار کو پہنچا کر انعام حاصل کریں۔

(خاکسار عبد الرحیم)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

۲۷/۱۰/۶۲ تا ۲/۱۱/۶۲

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۵۸۱	مکرم عبدالسلام صاحب حلقہ سلطان پورہ لاہور	۱۵—۰
۵۸۲	" لعل خاں صاحب " " " "	۲۵—۰
۵۸۳	احباب جماعت احمدیہ حلقہ سلطان پورہ لاہور بذریعہ مکرم محمد شریف صاحب	۱۶—۵۰
۵۸۴	" " " لاہور چھاؤنی بذریعہ مکرم محمود احمد صاحب	۱۰—۰
۵۸۵	محترمہ اہلیہ صاحبہ زکریا اسمٰعیل صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰—۰
۵۸۶	لجنہ اماء اللہ محمد آباد اسٹیٹ (سندھ)	۱۰—۰
۵۸۷	احباب جماعت احمدیہ سرگودھا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب	۸۴—۰
۵۸۸	مکرم شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب سرگودھا	۵۰—۰
۵۸۹	احباب جماعت احمدیہ راولپنڈی بذریعہ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب	۱۰—۰
۵۹۰	مکرم مرزا سردار محمد صاحب کراچی	۲۰—۰
۵۹۱	" عجائب خاں صاحب "	۱۵—۵۰
۵۹۲	احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب	۶۶—۳
۵۹۳	مکرم عبداللطیف صاحب لائنس روڈ کراچی	۲۵—۰
۵۹۴	احباب جماعت احمدیہ گجرات بذریعہ مکرم محمد رمضان صاحب	۱۵—۰
۵۹۵	محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ خلیل الرحمٰن صاحب مردان	۱۵۰—
۵۹۶	احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب	۲۴—
۵۹۷	مکرم نظم الدین صاحب چک ۲۸۶ ضلع لائل پور	۱۰—۰
۵۹۸	مکرم محمد طفیل خان صاحب۔ چوہدری کالونی شمس آباد لاہور	۱۰—۰
۵۹۹	مکرم قاضی مسعود احمد صاحب ہوتی مردان منجانب حضرت قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم	۱۰—۰
۶۰۰	مکرم الحاج ڈاکٹر سید محمود اللہ صاحب سرگودھا	۱۰—

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دنیا کی تقریباً پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر

حسب سابق امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء کے موقع پر مورخہ ۲۶/۱۲/۶۲ بروز جمعرات سات بجے شب دنیا کی کم و بیش پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر کروانے کا انتظام کر رہی ہے۔ جو دوست اس موقعہ پر کسی زبان میں تقریر کرنا چاہتے ہوں۔ یا کر سکتے ہوں۔ تو وہ خاکسار سے رابطہ پیدا کریں۔ تقریر کے لئے ایک اقتباس دیا جائے گا جس کا ترجمہ متعلقہ زبان میں پڑھنا ہوگا۔ جو صاحب ایک سے زیادہ زبانوں میں تقریر کر سکتے ہوں وہ بھی مطلع فرمادیں۔

قائدین مجالس سے گزارش ہے۔ کہ اگر ان کے علم میں کوئی دوست کسی خاص زبان میں تقریر کرسکتے ہوں تو ان کے کوائف سے مطلع فرمادیں۔ نیز اس امر سے بھی مطلع فرمادیں کہ آیا وہ امسال جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

زیر ترتیب کتاب تعلیم الاسلام ہائی سکول پر ایک نظر

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۶۵ سالہ کوائف اور حالات پر مشتمل کتاب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تقریباً آخری شکل اختیار کر چکی ہے عنقریب اس کی کتابت کا مرحلہ شروع ہونے والا ہے۔ اس میں سکول کے اجراء۔ ارتقاء کوائف اور اعداد و شمار کے علاوہ مخلص خدمت گزاروں ہیڈ ماسٹر صاحبان، اساتذہ کرام اور ممتاز اولڈ بوائز کا ذکر بھی موجود ہے۔ اس کے مندرجات کا تعارف الفضل میں قدرے تفصیل سے کرایا جا چکا ہے۔ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ نادر تصاویر سے مزین کرنے کا پروگرام ہے۔ بعض اصحاب نے از راہ کرم ایسی تصاویر مرحمت فرمائی ہیں۔ سکول ان نوازشات کے لئے شکر گزار ہے۔ ان تصاویر کے علاوہ اور گروپ فوٹوز سکول کی سرگرمیوں سے تعلق رکھنے والی دیگر تصاویر کی ابھی گنجائش ہے۔ ایسی تمام تصاویر عاریتاً عنایت کی جائیں۔ بلاکس کی تیاری کے بعد جذبات تشکر کے ساتھ بحفاظت واپس کی جائیں گی۔ امید ہے کہ اس کتاب سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب اور اولڈ بوائز اس اپیل پر بھی حسب معمول گرمجوشی کا مظاہرہ کریں گے۔

(مشتاق سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میٹرک کے امتحان میں جن طلباء اور طالبات کو کامیاب فرمایا ہے۔ وکالت مال تحریک جدید ان کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ ان کے لئے روحانی جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

ایسے خوشی کے مواقعہ پر سیدنا حضرت اقدس مفضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد مبارک یہ ہے۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست اپنے آقا کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

۔ وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ۔

اپنا گھر بنانے کی بجائے خدا تعالیٰ کا گھر بنانا

مکرم عبدالعزیز صاحب بھٹی سابق باغبان بشیر آباد اسٹیٹ حال سپرچانک ضلع حیدر آباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔

"مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے وعدہ -/۳۰۰ سو روپے کی ادائیگی کی چھٹی ملی۔ خاکسار نے بعض وجوہات کی بنا پر چند ماہ سے ملازمت تو چھوڑ دی ہوئی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہاں چند سو کی رقم برائے بنوانے ایک کمرہ ربوہ شریف اپنے ایک عزیز عزیزم محمد الدین صاحب کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز جو ایک مخلص نوجوان ہیں۔ ان کے نام ارسال کی تھی تا وہ کمرہ بنوائیں لیکن اب اپنا کمرہ بنوانے کو چھوڑتا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے گھر (مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ) بنے ہوئے کے قرضہ کی ادائیگی کو ہر لحاظ سے بہتر سمجھتا ہوں۔"

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ محترم بھٹی صاحب موصوف کی اس پیش کش کو منظور فرماتے ہوئے انہیں ان کے تمام خاندان اور نسل کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ دیگر مخلصین جنہوں نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے وعدے فرمائے ہوئے ہیں۔ لیکن تا حال ادائیگی نہیں فرمائی۔ وہ محترم جناب عبدالعزیز صاحب موصوف کی اس نیک مثال سے فائدہ اٹھائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

"علم انعامی اطفال الاحمدیہ"

احباب کو علم ہوگا۔ کہ اطفال الاحمدیہ کی ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے ان میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے امسال شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے علم انعامی اطفال الاحمدیہ کا اجراء کیا گیا ہے ۶۲-۱۹۶۳ء سال کے دوران مختلف شعبہ جات میں کارکردگی کے لحاظ سے مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ ۱۸۲/۲۰۰ نمبر مجلس سرگودھا ۱۶۷/۲۰۰ اور مجلس ربوہ اور لائل پور ۱۶۳/۲۰۰ نمبر حاصل کر کے۔ اول I۔ دوم II اور سوم III رہیں۔ مکرمی مبشر احمد صاحب پال ناظم اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ نے اپنے قائد صاحب کی موجودگی میں علم انعامی اطفال الاحمدیہ پہلی بار حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ سے اجتماع خدام الاحمدیہ کے آخری اجلاس میں حاصل کیا۔ اس شاندار کامیابی پر اہل سیالکوٹ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیش از بیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قدم آگے بڑھائے جانا بھی ایک قسم کا وقف ہے

حضور فرماتے ہیں۔

"دفتر دوم کے تمام لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید میں حصہ لیں۔ اسی حکمت کے ماتحت دفتر دوم قائم کیا گیا ہے جس میں ہر وقت انسان شامل ہو سکتا ہے لیکن اس ارادہ کے ساتھ کہ وہ اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹائے گا گویا یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے جس میں ہر شخص یہ اقرار کرتا ہے۔ کہ میری جان میرا مال اسلام کے لئے حاضر ہے پس توفیق کے مطابق ہر شخص کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ مرد بھی عورتیں بھی بچے بھی اور بوڑھے بھی امیر بھی غریب بھی سب لوگوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق تحریک کے دفتر دوم میں شامل ہوں۔" (وکیل المال اول تحریک جدید)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں ہے یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا"

(افسر امانت تحریک جدید)

اکنامکس کے لیکچرار کی ضرورت

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں ایک اکنامکس کے لیکچرار کی فوری ضرورت ہے تنخواہ کا گریڈ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کے مطابق ہوگا پراویڈنٹ فنڈ اور رہائش کی سہولتیں بھی میسر ہوں گی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا جذبہ رکھنے والوں کے لئے ایک اچھا موقعہ ہے ضلع سیالکوٹ کے احباب خاص طور پر توجہ فرمادیں درخواستیں معہ نقول اسناد کے فوری طور پر خاکسار کے نام ارسال فرمادیں۔

والسلام

عبدالسلام اختر ایم اے ۔ پرنسپل تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ)

میری والدہ صاحبہ مرحومہ رضی اللہ عنہا

میری والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری حسین خان صاحب سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۔ یکم ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کی درمیانی شب کو ۶۳ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں اور الحاج اللہ بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاحبزادی تھیں جو تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں گھر کے جملہ افراد کو نمازوں کی پابندی اور تلاوت قرآن کریم کی تلقین فرماتی رہا کرتی تھیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی صفات حسنہ ودیعت کی تھیں مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا بڑی ہمت کوشش اور لگن سے مہمان نوازی کا حق ادا فرماتی تھیں غریب پروری اور مساکین کی خدمت کا جذبہ بھی آپ میں بے حد پایا جاتا تھا رشتہ داروں عزیزوں اور ہمسایوں سے ہمیشہ نیک سلوک کرتی تھیں ان کے حالات معلوم کرتی رہتی اور ان کے درد میں ان کی شریک ہوتی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری عقیدت اور محبت تھی ان کے لئے ہمیشہ التزام سے دعائیں فرماتی رہتی تھیں

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی بیگم صاحبہ کے لئے خاص طور پر دعا فرماتی تھیں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے ہمارے خاندان پر خصوصی احسانات کا تذکرہ فرماتی رہتیں۔

ہمارے والد صاحب رضی اللہ عنہ قادیان میں ہی جب کہ ہم سب بہن بھائی چھوٹے چھوٹے تھے وفات پاگئے محترمہ والدہ صاحبہ نے ابا جان کی وفات کے بعد ان کا حق تربیت بھی خود ادا کیا اور بڑی شفقت اور حسن انتظام اور تدبر سے گھر کے جملہ کاروبار پر نگرانی فرماتی رہتیں۔ درحقیقت محترمہ والدہ صاحبہ کا وجود ہمارے خاندان کے لئے دعاؤں کا موجب تھا۔

آپ کو صرف ہم سب بہن بھائیوں سے بلکہ اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں سے بے حد محبت تھی اور بڑی شفقت کے ساتھ سب کی تربیت فرماتی تھیں ہم سب کو بھی چھوٹے بچوں کے ساتھ شفقت کا سلوک کرنے کی تلقین فرماتی رہتیں۔

گزشتہ رمضان المبارک میں میرے بھائی چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پاگئے تھے ان کی وفات کا صدمہ ہماری والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا کو سب سے زیادہ محسوس ہوا ان کی صحت روز بروز گرتی گئی۔ مکرم چوہدری صاحب کی وفات کو ابھی سات ماہ کا ہی عرصہ گزرا تھا کہ والدہ صاحبہ بھی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں آپ پر رات کے ڈیڑھ بجے کے قریب دل کا شدید حملہ ہوا۔ ڈاکٹری علاج بھی فوری طور پر کیا گیا مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں آخری سفر کا فیصلہ ہو چکا تھا آپ نے مجھے فرمایا کہ سورہ یٰسین پڑھ کر سناؤ میں نے سورہ یٰسین پڑھنی شروع کی ابھی چند آیات ہی پڑھی تھیں کہ آپ کی روح قفس عنصری سے جدا ہو کر اپنے خالق و مالک کے پاس پہنچ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جماعت کے دوستوں کو اطلاع کی گئی ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ۴ بجے شام آپ کا جنازہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے پڑھایا اور پکا قلعہ قبرستان حیدر آباد میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہماری والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا کو جنت الفردوس میں ارفع و اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کے درجات کو زیادہ سے زیادہ بلند فرمائے اور انہیں اپنے خاص قرب میں جگہ عطا فرمائے

نیز ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں والدہ محترمہ رضی اللہ عنہا کی سب خوبیوں اور نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

خاکسار مبشر احمد دکان نمبر ۴ (۱۲/۱۱) - A ہیر آباد ۔ حیدر آباد ۔ (سابق سندھ)

ضروری اطلاع

چونکہ اس ماہ رسالہ خالد کا خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے اس لئے اس کی تیاری کی وجہ سے رسالہ یکم دسمبر ۶۳ء کی بجائے ۷ دسمبر ۱۹۶۳ء کو پوسٹ کیا جائے گا قارئین کرام و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۴ر دسمبر ملک میں آئندہ انتخابات پروگرام کے مطابق بروقت ہوں گے۔ دونوں صوبائی حکومتوں نے اس سلسلے میں بنیادی جمہوریتوں کے مختلف درجوں کے انتخابات کی ابتدائی تیاریاں شروع کر دی ہیں انتخابی ادارے قائم کر دیئے گئے ہیں اس امر کا یقین دہانی کل قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران وزیر تعلیم و اطلاعات مسٹر اے ٹی ایم مصطفےٰ نے کرائی۔

وزیر اطلاعات نے ایوان میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کا تعلق دونوں صوبائی حکومتوں سے ہے انہوں نے مرکز کو مطلع کیا ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے مختلف اداروں کے انتخابات آئندہ سال اکتوبر یا دسمبر میں ہوں گے البتہ مشرقی پاکستان کی حکومت نے توقع ظاہر کی ہے کہ انتخابات ۱۹۶۵ء کے شروع میں منعقد ہوں گے

— کراچی ۴ر دسمبر۔ مشرقی پاکستان میں پچھلے دنوں اعلیٰ قسم کے کوئلے کے جو زیریں ذخائر برآمد ہوئے ہیں۔ اگر ان سے فائدہ اٹھایا جائے تو پاکستان ۲۵ کروڑ روپیہ کے اس زرمبادلہ کو بچا سکتا ہے جو بیرونی ممالک سے کوئلہ کی درآمد پر صرف کئے جا رہے ہیں وزیر صنعت و قدرتی وسائل مسٹر عبداللہ المحمود نے ۲۳ر اکتوبر کو اس کے بارے میں جو بیان دیا تھا اس میں کوئلہ کے ان ذخائر کی دریافت کی تفصیلات بیان نہیں کی گئی تھیں لیکن اب سلسلہ میں یہ معلوم ہوا ہے کہ کوئلہ کے یہ ذخائر چھ مربع میل کے علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان سے تقریباً سو سال تک کوئلہ نکالا جا سکتا ہے کہا جا سکتا ہے کہ یہ کوئلہ ہر قسم کے صنعتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے

— کھٹمنڈو ۴ر دسمبر۔ حکومت نیپال نے روسی امداد کے سلسلہ میں روس کے ایک وزارتی وفد کو یہاں آنے کی دعوت دی ہے روس نے ستمبر میں مزید امداد دینے کا وعدہ کیا تھا نیپال نے زرعی آلات کے ایک کارخانہ کے قیام کھٹمنڈو سے جنکپور تک سڑک کی تعمیر اور ایک اور منصوبہ کی تکمیل کے لئے امداد کی درخواست کی ہے

— واشنگٹن ۴ر دسمبر ایوان نمائندگان نے ایک بل پاس کیا جس کے تحت خفیہ پولیس صدر کینیڈی کی بیوہ اور بچوں کی ایک سال تک حفاظت کرے گی مسودہ قانون کے تحت جو اب سینیٹ میں پیش ہوگا مسز کینیڈی کو چھ ماہ تک دفتری سہولتیں مہیا کرنے کے لئے ۵۰ ہزار ڈالر (ڈھائی لاکھ روپیہ) منظور کئے گئے ہیں اس کے علاوہ صدر کینیڈی کے جنازہ کے اخراجات ادا کرنے اور مسز کینیڈی کو ساری زندگی کے لئے بلا ادائیگی ڈاک بھیجنے کی اجازت کی بھی منظوری دی گئی ہے۔

• نئی دہلی ۴ر دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر چوان نے لوک سبھا میں

بتایا کہ سپرسونک طیارہ ایچ ایف ۲۴ کی تیاری کا کام ترقی پذیر ہے ہندوستان کی طیارہ ساز کمپنی ایروناٹکس لمیٹڈ ایچ ایف ۲۴ کے لئے ۷۰۳ انجن تیار کر رہی ہے انہوں نے مزید بتایا کہ انجنوں کے کل پرزوں کا ایک تہائی حصہ غیر ملکی ہوگا۔

— کراچی ۴ر دسمبر۔ پاک جاپان فضائی مذاکرات کی ناکامی سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے مختلف وزارتوں کے افسروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی لیفٹیننٹ جنرل ایم اے شیخ پاکستان متعینہ جاپان جو گذشتہ رات لاہور سے کراچی پہنچے ہیں کے علاوہ کانفرنس میں ایئر کموڈور والی کے واس ڈپٹی ڈائریکٹر جنرل شہری ہوابازی ایئر کموڈور نور خان منیجنگ ڈائریکٹر پی آئی اے اور مسٹر حمید الدین احمد جوائنٹ سیکرٹری وزارت دفاع بھی شریک تھے آج وزارت خارجہ اور جنرل شیخ کے مابین بات چیت ہوگی

— واشنگٹن ۴ر دسمبر۔ صدر جانسن کو غیر طور پر قتل کی دھمکی دینے والے چالیس سالہ رابرٹ ویدرنگٹن کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے اسے خفیہ پولیس نے ہفتہ کو گرفتار کیا تھا۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی کے دفتر نے بتایا ہے کہ ویدرنگٹن نے کمرے میں دروازے کی اٹکا دیت کی تھی۔

— لندن ۴ر دسمبر۔ برطانوی وزیر اعظم سر الیک ڈگلس ہیوم نے کہا ہے کہ جلد ہی روس سے برطانیہ کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے

سر الیک نے کہا ان کی پیشگوئی جس کے پیچھے کا انہیں خاص یقین ہے روس کی موجودہ معاشی مشکلات پر مبنی نہیں ہے اس کی بنیاد روسی رہنماؤں کا ایٹمی جنگ کی تباہی اور چین کے روسی سرحد پر اثر کا وجہ بہت جلد ایٹمی ہتھیار بنا سکے گا کا احساس ہے۔

— رہتک ۴ر دسمبر۔ کانگرس کے مخالف گروہ کے کنونیئر اور ایم ایل اے مسٹر سیرہ وار کلال نے دعویٰ کیا ہے کہ عنقریب مشرقی پنجاب اسمبلی کے مزید ممبر کانگرس سے علیحدگی اختیار کریں گے اس سے قبل ۱۹ کانگرسی ممبروں نے کانگرس سے استعفےٰ دے دیئے تھے۔ نیز بعد ازیں ہونے والے کنونشن میں مزید چھ کانگرسی ممبروں کے استعفےٰ پیش کر دیئے جائیں گے۔

— میامی فلوریڈا ۴ر دسمبر۔ آئرلینڈ میں امریکہ کے سابق سفیر اور آنجہانی صدر کینیڈی کے گہرے دوست مسٹر گرانٹ اسٹوک ڈیل نے کل اپنے دفتر کی عمارت کی ۱۳ منزل سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی۔

— کراچی ۴ر دسمبر۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ۵ر دسمبر کو پیرس سے کراچی پہنچیں گے وزیر خارجہ ۲۴ر نومبر کو آنجہانی صدر کینیڈی کی ماتمی رسوم میں شرکت کے لئے نیو یارک گئے تھے واپسی پر مسٹر بھٹو نے دو یوم فرانس میں قیام کیا۔ نیو یارک میں انہوں نے امریکی صدر مسٹر جانسن سے بھی ملاقات کی۔

• نئی دہلی ۴ر دسمبر۔ ہندوستانی وزیر دفاع نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ پورٹ بلیئر میں بحری اڈہ بنایا گیا ہے

اب انڈمان کی اس بندرگاہ میں جنگی جہاز بھی آسکیں گے۔ اس جگہ بحری فوج کا عملہ متعین کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی فوج کا پانچواں ڈویژن آئندہ سال تشکیل پا جائے گا اب ہندوستانی ہوائی فوج کے پاس قسم کے بار بردار طیارے اور چھ قسم کے ہیلی کاپٹر ہیں۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ حال ہی میں مقبوضہ کشمیر میں طیارے کے حادثے میں دو مسلمان بھی مارے گئے تھے۔ یہ ان افسروں کے ملازم تھے جو طیارے میں سفر کر رہے تھے۔

• واشنگٹن ۴ر دسمبر۔ نیٹو افواج کے کمانڈر جنرل لیمان نے کہا کہ اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ یورپ میں کمیونسٹوں کی جارحیت کو ختم کرنے کے لئے ایٹمی ہتھیاروں کو استعمال کیا جائیگا۔ اگر ایسا کیا گیا۔ تو تیسری جنگ عظیم چھڑ جائے گی۔ اور اس صورت میں کوئی پیشگوئی نہیں کی جا سکتی۔ کہ یورپ کا کیا حشر ہوگا۔

• نیو یارک ۴ر دسمبر۔ دو سائنسدانوں نے زندگی کیمیاوی عمل کے بارے میں نئی چیز دریافت کی ہے۔ انہوں نے ان تیزابی اجزاء کا پتہ چلایا ہے۔ جن سے مادہ حیات بنتا ہے یہ اجزاء چھوٹے چھوٹے جراثیم سے لے کر انسان تک خلیوں کے تمام افعال کو کنٹرول کرتے ہیں اور نسلی خصوصیات بھی انہی کے ذریعے منتقل ہوتی ہیں۔

• نئی دہلی ۴ر دسمبر جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری دین دیال اوپادھیائے نے کہا ہے کہ امریکیوں کا نظریہ یہ ہے کہ اگر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تنازعہ کشمیر حل ہو جائے تو باقی تمام مسائل خود بخود طے ہو جائیں گے

مسٹر دین دیال اوپادھیائے حال ہی میں امریکہ کے دورے سے واپس آئے ہیں۔ اور وہ ناگپور میں "ہندوستان امریکہ کی نظر میں" کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ عام امریکی پاکستان اور کشمیر کو مسلمانوں کا اور ہندوستان کو ہندوؤں کا علاقہ سمجھتے ہیں گذشتہ برس ہندوستان کو چین کے ہاتھوں جو شکست اٹھانی پڑی۔ امریکیوں کو اس پر دلی مسرت ہوئی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ چین نے ہندوستان کو بڑا اچھا سبق دیا ہے مسٹر دین دیال اوپادھیائے نے کہا کہ بڑے مہذب اور پڑھے لکھے امریکی بھی یہ نہیں مانتے کہ امریکہ میں ہندوستان کے سابق سفیر مسٹر ایم سی چھاگلا مسلمان ہیں۔

• کراچی ۴ر دسمبر۔ صدر ایوب چوتھی افریشیائی کانفرنس کا افتتاح ہوٹل میٹروپول میں ۸ر دسمبر کو کریں گے۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے اردن جاپان مالٹا ہندوستان اور دیگر ملکوں کے وفود آج پہنچے۔ ترکی اور کویت کے وفد کل صبح پہنچیں گے دنیا کے تمام حصوں سے صنعتی اور تجارتی اداروں کے مبصرین کراچی پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز چوہدری رفیق احمد جمیل سپروائزر ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ کا نکاح عزیزہ رفعت نازلی صاحبہ دختر شیخ نور حسین صاحب انسپکٹر آف سکولز مرحوم جو محترم شیخ بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ جج ہائی کورٹ کی بھانجی ہیں کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے مورخہ ۲۹ر۱۱ر۶۳ بروز نماز جمعہ دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے برکات کا باعث ہو۔

(فضل الٰہی معرفت ... دارالرحمت غربی مسکرٹی ایریا ربوہ)

طلبہ جامعہ احمدیہ کا ۲۶ میل دوڑ کا مقابلہ

مورخہ ۲۶ر نومبر بروز جمعرات جامعہ احمدیہ کے طلبہ کا ۲۶ میل پیدل دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں اٹھائیس طلباء نے حصہ لیا۔

اس مقابلہ کا آغاز صبح ۹ بجکر پانچ منٹ پر سرگودھا سے ہوا۔ مقابلہ شروع ہونے سے قبل مکرم محمد عثمان صاحب چینی کی معیت میں سب طلباء نے اجتماعی دعا کی۔

اس طویل دوڑ کے مقابلہ میں محمد صادق صاحب اوّل اور راجہ نصیر احمد صاحب ناصر دوم قرار پائے۔ اوّل الذکر نے یہ فاصلہ سوا تین گھنٹے میں طے کیا۔ جبکہ مؤخر الذکر صاحب پونے چار گھنٹے کے بعد منزل مقصود پر پہنچے۔

اس سے قبل ۱۲ر نومبر کو پچاس میل سائیکل ریس کے مقابلہ میں محمد عیسےٰ صاحب اوّل اور صفی الرحمن خورشید دوم قرار پائے تھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴